


ترکی اور اردو کے درمیان تہذیبی-لسانی روابیت

Prof. Dr. Nuriye Bilik 
Selçuk Üniversitesi Edebiyat Fakültesi
Urdu Dili ve Edebiyatı Bölümü
biliknuriye@hotmail.com

تلخیص

ترکوں اور ہندوستانیوں کے تعلقات بہت پرانے زمانے سے ہیں۔ مختلف ترک قومیں وسطی ایشیا سے آکر برصغیر میں رہائش پذیر ہوئیں اور یہاں کے باشندوں سے مل جل گئیں۔ یہ سلسلہ جو ترک قومیں کشان اور آق بن سے شروع ہوا بعد میں محمود غزنوی سے لیکر بارہوں تک جا رہا۔ ترکی تہذیب کے اہم نشانات، برصغیر کے کونے کونے میں دیکھے جاسکتے ہیں۔ ان کے تعمیر کردہ قلعے، مساجد، حمام، کتبہ دینار، تاج محل اور اس طرح کی قابل تعریف کی یادگاریں ترکی فن تعمیر کے اعلیٰ نمونے ہیں۔ فن تعمیر کے نمونوں کے علاوہ، یہاں کے ضرب المثل، مہاورت، خیالی قصوں، لطائف اور رسم و رواج میں بھی، یہ باہمی اثرات محسوس کیے جاسکتے ہیں۔ دونوں زبانوں کے مہاورت میں خیالات اور احساسات کی مشابہت سے زیادہ یکسانیت متاثر کن ہے۔ بغص لوک کہانیوں کے کردار جو بدنام شریر بھائی، نوجوان، شہر پر بد معاش جیسے ناموں سے موسوم کیے جاتے ہیں، وہ خود ہی، ترکی کے خیالی قصوں کا پسندیدہ ہیرو کیل اوغلاں (Keloğlan) ہے۔ ان خیالی قصوں اور لوک کہانیوں میں جو ایک دوسرے کا بدلہ پزیر ہیں، کردار عقل، فریب، لالچ، چالاکی اور ہنرمندی کے ذریعے اپنے مقصد کی انتہا تک جاپہنچتے ہیں۔ ترکی قوم کے مزاج کے نام و رملانصر الدین کے لطائف جو بالکان سے ہندوستان تک وسیع جغرافیے پر پھیلے ہیں جیسے کہ ترک لوک کے احساسات کو جواب دے سکتے ہیں ویسے مشترک ہی پاکستان کے لوک کے احساسات کو بھی۔ رسم و رواج کے متعلق ایسی تقریبات ہیں جو ایک دوسرے سے مشابہ ہوتی ہیں جیسا کہ شادی کے موقع پر۔ یہ اشتراک جو ترکوں اور ہندوستانیوں کے درمیان ہے محض تہذیب اور معاشرت تک محدود نہیں ہے۔ ترکی اور اردو زبانوں کے درمیان قواعد کے لحاظ سے بھی مماثلتیں پائی جاتی ہیں۔ دونوں اقوام نے صدیوں اکٹھے زندگی بسر کی تھی اور نتیجے کے طور پر ایک دوسرے سے متاثر ہوئی ہیں۔ اسی وجہ سے ترکی اور اردو کے درمیان مماثلتیں تاریخی لحاظ سے بے حد نمایاں اور ممتاز ہیں۔

کلیدی الفاظ: ترکی زبان، اردو زبان، ضرب المثل، خیالی قصے، لسانی روابیت

Türkçe-Urdu Dili Arasındaki Kültürel ve Lengüistik Bağlantılar

Öz

Türkler ve Hintliler arasındaki ilişkiler çok eskilere uzanır. Çeşitli Türk toplulukları Orta Asya'dan gelerek Hint alt kıtasına yerleşmişler ve buradaki halklarla birlikte yaşamışlardır. Kuşhan ve Ak Hunlarla başlayan bu süreç, daha sonra Gazneli Mahmut ve Baburlarla devam etmiştir. Türk kültürünün izleri Hint alt kıtasının her köşesinde görülebilir. Türklerin inşa ettiği kaleler, camiler, hamamlar, Kutub Minar, Taç Mahal ve bu tür bahsedilmeye değer eserler, Türk mimarisinin muhteşem örnekleridir. Mimarinin yanı sıra atasözlerinde, deyimlerde, masallarda, geleneklerde de bu karşılıklı etkileşim hissedilir.

Gönderim Tarihi / Sending Date: 20/03/2018

Kabul Tarihi / Acceptance Date: 10/04/2018

Komşuluk ilişkilerini ve kültür akrabalığını ortaya koyan atasözleri, fikir ve biçim açısından incelendiğinde ortak duyguların, düşüncelerin çokluğu göze çarpar. Her iki dildeki deyimlerde düşünce ve duyguların benzerliğinden ziyade aynılığı dikkat çekicidir. Bazı halk hikâyelerinde badnam şarir bhai, naucavan, şarir badmuuş gibi isimlerle adlandırılan karakterler, Türk masallarının sevilen kahramanı Keloğlan'dan başkası değildir. Birbirinin varyantı olan bu masalarda kahramanlar zekâları, kıskançlıkları, kurnazlıkları ve beceriklilikleriyle amaçlarına ulaşırlar. Balkanlardan Hindistan'a kadar oldukça geniş bir coğrafyaya yayılmış olan Türk mizahının sembolü Nasrettin Hoca Fıkraları, Türk halkının duygularına cevap verebildiği gibi Hint alt kıtası halkının da duygularına hitap edebilmektedir. Gelenek ve göreneklerle ilgili olarak, özellikle de evlilik törenlerinde yapılan pek çok benzer kutlamalar bulunmaktadır. Türkler ve Hint alt kıtası halkları arasındaki bu benzerlikler, sadece kültürle sınırlı değildir. Türkçe ve Urdu dili arasında gramer açısından da benzerlikler vardır. Her iki toplum uzun yıllar birlikte yaşamışlar ve sonuç olarak birbirlerinden etkilenmişlerdir. Bu nedenle Türkçe ile Urdu dili arasındaki benzerlikler tarihi açıdan oldukça belirgindir.

Anahtar Kelimeler: Türkçe, Urdu dili, atasözleri, masallar, lengüistik bağlantılar.

The Cultural and Linguistic Relations between Turkish and Urdu Language

Abstract

The relations between the Turks and the Indians are very ancient. Various Turkish communities came from Central Asia and settled in the Indian subcontinent and lived with the existing communities there. This process had started with Kuşhan and Ak Huns, then continued with Ghazni Mahmut and Baburs. Traces of Turkish culture can be seen at every corner of the Indian subcontinent. The buildings by the Turks, including the castles, mosques, hammams, the Qutub Minar, the Taj Mahal and many other worthy art works are excellent examples of Turkish architecture. In addition to the architecture, the mutual interactions between Turks and Indians are also felt in proverbs, idioms, legends and traditions. When the proverbs that reveal neighborly relations and cultural heritage are examined in terms of ideas and form, the multiplicity of common feelings and considerations can be recognised. It is remarkable that the thoughts and feelings in both languages are rather identical than being similar. In some folk stories, the characters named like badnam şarir bhai, naucavan, sharir badmuash are no one but Keloğlan, the hero of the Turkish fairy tale. In these varieties of tales, heroes reach their goals with their intelligence, jealousy, cunning and resourcefulness. Nasrettin Hoca narratives, a symbol of Turkish humor that has spread to a wide geography from Balkans to India, can appeal to the feelings of the people of the Indian subcontinent apart from responding to the feelings of the Turkish people. In terms of traditions and customs, there are many similar celebrations, especially in marriage ceremonies. These similarities between the Turks and the Indian subcontinents are not limited to culture alone. There are similarities between the Turkish and Urdu languages in terms of grammar as well. Both communities have lived together for many years and as a result they have been affected by each other. For this reason, the similarities between Turkish and Urdu languages are quite evident in history.

Keywords: Turkish, Urdu, proverbs, tales, linguistic connections.

مقدم

ترکوں اور ہندوستانیوں کے تعلقات بہت پرانے زمانے سے ہیں۔ مختلف ترک قومیں وسطی ایشیا سے آکر برصغیر میں رہائش پزیر ہوئیں اور یہاں کے باشندوں سے مل جل گئیں۔ یہ سلسلہ جو ترک قومیں کشان اور آق بن سے شروع ہوا بعد میں محمود غزنوی سے لیکر بابر تک جا رہا۔ ترکی تہذیب کے اہم نشانات، برصغیر کے کونے کونے میں دیکھے جاسکتے ہیں۔ ان کے تعمیر کردہ قلعے، مساجد، حمام، کتب مینار، تاج محل اور اس طرح کی قابل تعریف کی یادگاریں ترکی فن تعمیر کے اعلیٰ نمونے ہیں۔ فن تعمیر کے نمونوں کے علاوہ، یہاں کے ضرب المثل، مہاورت، خیالی قصوں، لطائف اور رسم و رواج میں بھی، یہ باہمی اثرات محسوس کیے جاسکتے ہیں۔ مثال کے طور پر "دیوان لغات الترک" جو محمود کاشغاری کی طرف سے گیا روہں صدی عیسوی میں قلم بند کی گئی تھی اس لغات میں ایک ضرب المثل ہے۔ (Birtek, 1944: 51) "Karga kazga ötkünse buti sinur" جس کے مطلب ہے کہ اگر کوا طاقت اور اڑان میں ہنس کی تقلید کرتا ہے تو اس کی ٹانگ ٹوٹ جاتی ہے۔ اردو زبان میں اس ضرب المثل کی متبادل "کوا اچلا ہنس کی چال، اپنی چال بھی بھول گیا" ہے۔ (Ali Han, 2004:15) دونوں ضرب المثل میں مشابہ ہونے والی چیز ایک ہی ہے۔ حالانکہ دور حاضر کی ترکی زبان میں مستعمل ضرب المثل میں "کوا" کی جگہ تیتیر کا استعمال ہے (MEB, 1993: 50)۔ یہ ایک ناگزیر عمل تھا کہ لمبے عرصے تک دونوں اقوام اکٹھے رہیں اور ایک دوسرے سے اثر قبول نہ کر لیں۔ اگر دو نوں زبانوں کی ضرب المثل کو فکری اور شکلی لحاظ سے ملاحظہ کیے جائیں تو یہ ظاہر ہو گا کہ مشترکہ موضوع کی کثرت ہے۔ مثلاً: روپے کو روپیہ کہتے ہیں، جلدی کا کام شیطان کا۔ دودھ کا جلا چھاپھ، چھونک چھونک کر پیتا ہے۔ اپنی عقل سب کو بھلی معلوم ہوتا ہے، دشمن کو کمزور نہ سمجھو، الہی کو زوال نہیں، نیم حکیم خطرہ جان، نیم ملا خطرہ ایمان، جس کے سر پر تڑتی ہے وہی جانتا ہے، آدمی نے آخر کچا ہی دودھ پیا ہے وغیرہ۔ اس قسم کی ضرب المثل ہمسانیگی کے روایت اور تہذیبی رشتہ داری کے نشانات ہیں۔ جیسے ضرب المثل، ویسے ہی مہاورت بھی سوسائٹی کی مختلف خصوصیات اور ذہنی صلاحیت کے بارے میں معلومات دیتے ہیں۔ دونوں زبانوں کے مہاورت میں خیالات اور احساسات کی مشابہت سے زیادہ یکسانیت متاثر کن ہے۔ مثال کے طور پر: آنکھ سے گرنا (gözden düşmek)، کان لگانا (kulak vermek) عرش پر پڑھانا (göklere çıkarmak) وغیرہ۔ بغض لوک کہانیوں کے کردار جو بدنام شہرہ بھائی، نوجوان، شہرہ بد معاش جیسے ناموں سے موسوم کیے جاتے ہیں، وہ خود ہی، تر کی کے خیالی قصوں کا پسندیدہ ہیرو وکیل اوغلاں (Keloğlan) ہے۔ ان خیالی قصوں اور لوک کہانیوں میں جو ایک دوسرے کا بدل پزیر ہیں، کردار عقل، فریب، لالچ، چالاک اور ہنرمندی کے ذریعے اپنے مقصد کی انتہا تک پہنچتے ہیں۔ ترکی قوم کے مزاح کے نام و ملا نصر الدین کے لطائف جو بالکان سے ہندوستان تک وسیع پیمانے پر پھیلے ہیں، ایک باریک ذہن کی پیداوار ہیں جو ہنساتے بھی ہیں اور سوچ میں غرق بھی کرتے ہیں۔ ملا نصر الدین اپنے لطائف کے ذریعے جیسے کہ ترک لوک کے احساسات کو جواب دے سکتے ہیں ویسے مشترک ہی پاکستان کے لوک کے احساسات کو بھی۔ ان لطائف میں ایسے سماجی اعتقادات بھی واضح طور پر نمایاں ہوتے ہیں جو دونوں اقوام میں ہیں۔ رسم و رواج کے متعلق ایسی تقریبات ہیں جو ایک دوسرے سے مشابہ ہوتی ہیں جیسا کہ شادی کے موقع پر: رضامندی، بات دینا؛ منگنی، مندی بارات، رخصتی، رونمائی، وغیرہ۔ (Razzaki 1965: 124)

ترکی اور اردو کے درمیان یہ اشتراک، محض تہذیب اور معاشرت تک محدود نہیں ہے۔ اگرچہ اردو زبان ہندیوں کی زبانوں کے گروہ میں شامل ہے اور ترکی زبان کا تعلق ural-altay زبانوں کے خاندان سے ہے مگر دونوں زبانوں کے درمیان قواعد کے لحاظ سے بھی مماثلتیں پائی جاتی ہیں۔ یہ مندرجہ ذیل ہیں:

ترکی اور اردو میں مصادر:

جس طرح اردو زبان میں مصدر کے لیے "نا" کی علامت ہے اسی طرح ترکی زبان میں مصدر کی علامت صوتی آہنگ کے مطابق -mek یا mak آتا ہے۔ سارے مصادر کے آخر میں یہ لاکھ پایا جاتا ہے۔ دونوں زبانوں میں مصدر کا لاکھ حذف کیے جانے کے بعد حاصل مصدر، واحد حاضر کے لیے امر بن جاتا ہے۔ مثلاً:

لکھنا ← لکھو؛ yazmak ← yaz

چلنا ← چلو؛ yürümek ← yürü

دینا ← دو؛ vermek ← ver

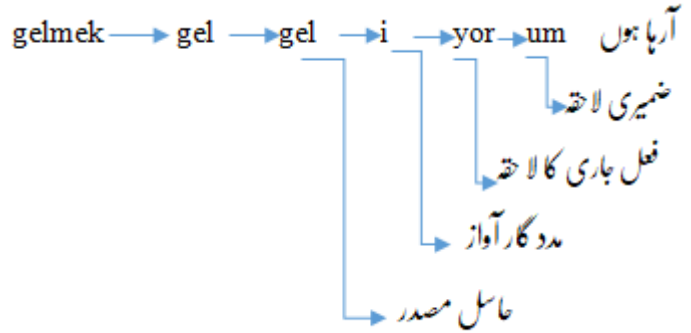
فعل امر میں جمع حاضر کے لیے دونوں زبانوں میں بھی دو طرح کے افعال کی گردان بنائی جاتی ہے۔

لکھنا ← لکھو ← لکھیے yazmak yazın yazınız

دینا ← دو ← دیجیے vermek verin veriniz

فعل کی گردان:

ترکی اور اردو میں فعل سے مصدر کی علامت دور کر کے زمانے کے لحاظ سے اس کی گردان بنائی جاتی ہے۔ یعنی حاصل مصدر کے ساتھ زمان کو دکھانے والا لاکھ اور ضمیری لاکھ لگا کر بولا جاتا ہے (Bilik, Özdemir, 2012: 98):



ترکی اردو میں فعل مضارع:

ترکی زبان میں مضارع کا لاکھ صوتی آہنگ کے مطابق -e/-a ہے۔ پرانی ترکی کا فعل مستقبل کا لاکھ -ge/-ga؛ -gey/-gay سے انڈکیا گیا ہے۔ جس میں سے g اور g مغربی ترکی میں دائل ہونے کے بعد حذف ہو گیا ہے۔ اس طرح -e/-a مضارع کے لاکھ نے جنم لیا۔ (Ergin, 1985: 310) آج ترکی زبان میں صرف واحد حاضر اور غائب اشخاص کے لیے استعمال کیے جانے والا یہ لاکھ اردو زبان میں بھی -e

ہے۔ (Abdulhak, 1981: 63)

تو پڑھے oku-y-a-sın، وہ پڑھے oku-y-a، تو آئے gel-e-sin، وہ آئے gel-e

ترکی اور اردو میں فعل مستقبل کا لاکھ:

دور حاضر میں اردو میں استعمال کئے جانے والے فعل مستقبل کا لاقحہ "گا، گے، گی" ترکی زبان کی پرانی اور جدید بولیوں میں استعمال کئے جانے والے فعل مستقبل کے لاقحہ سے ملتا جلتا ہے۔ یہ لاقحہ ترکی زبان کی تاریخ میں وقت کے ساتھ تبدیل ہونے والے لاقحوں میں سے ہے۔ آج ترکی زبان میں اس لاقحہ کے لیے "ecek-acak" کا استعمال ہوتا ہے۔

اولیغوری زبان جو ترکی زبان کے پہلے ادبی دور کو ظاہر کرتی ہے، اس میں فعل مستقبل کے لاقحوں میں سے ایک -gey/-gay اور اس کی مختصر شکل -ge/-ga ہے۔ (Eraslan, 2013: 343) اولیغوری زبان میں فعل مستقبل کی گردان بنانے کے لیے حاصل مصدر پر -"gay" کا لاقحہ لگایا جاتا ہے اور اس کے بعد ضمیری لاقحہ اضافہ کیا جاتا ہے۔ (Gültekin, 2006: 36) فعل مستقبل کی گردان اردو میں بھی ایسی ہی ہے۔

مثلاً: اردو	ترکی	اولیغوری
میں پتھوں گا	varacağım	tegin-gey-men

"gay" کا لاقحہ آنا طولیہ کی پرانی زبان کے دور میں -ge/-ga اور -e/-a کی شکل میں بھی دکھائی دیتا ہے اور فعل مستقبل کے علاوہ؛ فعل مضارع؛ فعل شرطیہ اور فعل امر کے لیے بھی اس کا استعمال کیا گیا ہے۔ (Atalay, 1940: 30-39)

لازمی افعال؛ متعدی افعال اور متعدی المتعدی افعال:

ترکی اور اردو دونوں زبانوں کی گرامر میں لازمی فعل سے متعدی فعل، متعدی فعل سے متعدی المتعدی بنانے کا طریقہ ایک ہی ہے۔ یعنی دونوں زبانوں میں ایک ہی فعل کی جڑ سے افعال بنائے جاتے ہیں۔ (Haidari, 1932: 110; Korkmaz, 1992: 51)

uçurtmak ← uçurmak ← uçmak	اڑنا ← اڑانا ← اڑوانا
açtırmak ← açılmak ← açmak	کھلانا ← کھولانا ← کھلوانا
okutturmak ← okutmak ← okumak	پڑھانا ← پڑھانانا ← پڑھوانا
yedirtmek ← yedirmek ← yemek	کھانا ← کھلانا ← کھلوانا

جملے کی بناوٹ:

دونوں زبانوں میں جملے کے اصل عناصر فاعل، جملے کے آغاز میں اور فعل جملے کے آخر میں آتے ہیں۔ دیگر عناصر کی جگہ تبدیل کرتے ہوئے یعنی تاکید کئے جانے والی حالت کی جگہ بدلنے سے اسما کی اہمیت زیادہ نمایاں ہو جاتی ہے۔ (Hatipoğlu, 1972: 2)

Ben bugün kızımın alışverişe gideceğim.

میں آج اپنی بیٹی کے ساتھ خریداری پر جاؤں گی۔

Ben alışverişe kızımın bugün gideceğim.

میں خریداری پر اپنی بیٹی کے ساتھ آج جاؤں گی۔

Kızımın alışverişe bugün ben gideceğim.

اپنی بیٹی کے ساتھ خریداری پر آج میں جاؤں گی۔

Alışveriş bugün ben kızımın gideceğim.

خریداری پر آج میں اپنی بیٹی کے ساتھ جاؤں گی۔

”کا“ کے مادہ سے نکلنے والی ضماز استفہام:

پرائی ترکی ”کا“ کی جڑ سے نکلنے والی ضماز استفہام اور اردو ضماز استفہام کے درمیان بڑی مماثلتیں ہیں۔ 86- (Eckman, 1986: 72; Gabain, 1988: 72) اردو زبان کا ”کونسا“ ضمیر استفہام کا متبادل پرائی ترکی میں kayu/kaysu/kansı ہے؛ جس کی جڑ ”kay“ ہے۔ دونوں زبانوں میں مٹا بہت رکھنے والی دیگر ضماز استفہام یہ ہیں:

اردو زبان	پرائی ترکی	جدید ترکی
کب	kaçan	ne zaman
کہاں	kanı	hani, nerede
کہاں	kanda/kayda/kayuda/kanı/kanyuda/kanta	nerede
کہہ	kayan/kayanga	nereye
کہاں سے	kaydın/kandın	nereden
کوئی	kayu	herhangi bir

نتیجہ

ترک جس خطہ میں پچھنے وہاں اپنی زبان اور تہذیب بھی اپنے ساتھ لے گئے۔ اس طرح مختلف جغرافیائی علاقوں میں رہنے والے لوگ ترکوں کے ساتھ ملنے کی وجہ سے دوسری بہت سی چیزوں کے ساتھ ساتھ ترکی زبان سے بھی واقف ہوئے۔ وہ باہمی رقابت جو لمبے عرصے تک اکٹھے زندگی بسر کرنے والے ترک اور برصغیر کے لوگوں کے درمیان تھی دونوں اقوام کے زبانوں پر بھی اثر انداز ہوئی۔ ہندوستان میں ترکوں کی حکمرانی گیا ویں صدی عیسوی میں محمود غزنوی کی طرف سے شمالی ہندوستان پر کیے جانے والے حملوں کے ذریعہ شروع ہوئی اور 1857 تک جاری رہی۔ اس زمانے میں ایک ہی مذہب سے پلنے والی دونوں اقوام کی زبانوں کے درمیان قواعد کے لحاظ سے بہت سی مماثلتیں ہیں۔ جس طرح اردو زبان میں مصدر کے لیے نا کی علامت ہے اسی طرح ترکی زبان میں مصدر کی علامت سوتی آہنگ کے مطابق -mek, -mak آتا ہے سارے مصدر کے آخر میں یہ لاکھ پایا جاتا ہے۔ دونوں زبانوں میں مصدر کا لاکھ حذف کیے جانے کے بعد حاصل مصدر، واحد حاضر کے لیے امر بن جاتا ہے۔ ترکی اور اردو میں فعل سے مصدر کی علامت دور کر کے زمانے کے لحاظ سے اس کی گردان بنائی جاتی ہے۔ دور حاضر میں اردو میں استعمال کئے جانے والے فعل مستقبل کا لاکھ گا، گے، گی ترکی زبان کی پرائی اور جدید بولیوں میں استعمال کئے جانے والے فعل مستقبل کے لاکھ سے ملتا جلتا ہے۔ دونوں زبانوں میں جملے کے اصل عناصر فاعل، جملے کے آغاز میں اور فعل جملے کے آخر میں آتے ہیں۔ دیگر عناصر کی جگہ تبدیل کرتے ہوئے یعنی تاکید کئے جانے والی حالت کی جگہ بدلنے سے اس کی اہمیت زیادہ نمایاں ہو جاتی ہے۔ ہم نے ترکی اور اردو کے درمیان جس تہذیبی۔ لسانی روایت کا مطالعہ کیا ہے اس جائزہ سے پتہ چلتا ہے کہ دونوں اقوام نے صدیوں اکٹھے زندگی بسر کی تھی اور نتیجے کے طور پر ایک دوسرے سے متاثر ہوئی ہیں۔ دنیا کے مختلف خاندانوں اور گروہوں سے تعلق رکھنے والی زبانوں کے درمیان قواعد کی مماثلتیں تلاش کی جاسکتی ہیں۔ لیکن ہم کہہ سکتے ہیں کہ ترکی اور اردو کے درمیان مماثلتیں تاریخی لحاظ سے بے حد نمایاں اور ممتاز ہیں۔ اس سلسلے میں مزید تحقیق کی جانی چاہیے۔

SUMMARY

The relations between the Turks and the Indians are very ancient. Various Turkish communities came from Central Asia, settled in the Indian subcontinent and merged with the existing communities there. This process had started with Kuşhan and Ak Huns, then continued with Ghazni Mahmut and Baburs. Traces of Turkish culture can be seen at every corner of the Indian subcontinent. The buildings by the Turks, including the castles, mosques, hammams, the Qutub Minar, the Taj Mahal and many other worthy art works are excellent examples of Turkish architecture. In addition to the architecture, the mutual interactions between Turks and Indians are also felt in proverbs, idioms, legends and traditions. "Karga kazga ötkünse buti sınır" proverb in the Divan-i Lugat, written in the 12th century by Kaşgarlı Mahmut, is کوا چلا ہنس کی پال اپنی پال بھی بھول گیا in Urdu. The comparison within the two proverbs are the same. However, in the proverb that is used in today's Turkish, crow has been replaced by partridge. If the proverbs of both languages are examined in terms of ideas and structure, the multiplicity of common subjects can be widely seen:

(روپے کو روپیہ کیپٹنا ہے، جلدی کا کام شیطان کا - دودھ کا جلا چھاپچھ، چھونک چھونک کر پیتا ہے - اپنی عقل سب کو بھلی معلوم ہوتا ہے، دشمن کو کمزور نہ سمجھو، لہجی کو زوال نہیں، نیم حکیم خطرہ جان، نیم ملا خطرہ ایمان، جس کے سر پر تڑتی ہے وہی جانتا ہے، آدمی نے آخر کچا ہی دودھ پیا ہے)

Similar to proverbs, the idioms also give information about the various characteristics and mental ability of the society. It is remarkable that the thoughts and feelings in the idioms of both languages are rather identical than being similar. Such as "آگھ بد نام شریہ بھائی، بد" In some Pakistani folk stories, the characters named like "آگھ بد نام شریہ بھائی، بد" are no one but Keloğlan, the hero of the Turkish fairy tale. In these folk tales and tales, which are a variation of each other, characters reach their goals by reason, cunning and honesty. Nasreddin Hodja, the humorist of the Turkish nation, also can touch the people of Pakistan's feelings, make them think and laugh. The folkloric ties between the two nations are also quite evident in these anecdotes. In connection with traditions and customs, there are many similar rituals such as pre-wedding, wedding and post-wedding girl search, promise, berdel, engagement, henna, bride procession, dowry, wedding banquet, face view, groom dinner etc. These similarities between the Turks and the Indian subcontinents are not limited to culture alone. There are similarities between the Turkish and Urdu languages in terms of grammar as well. After the infinitive is removed in both languages the remaining verb root becomes imperative for the second person singular. Again, in both languages the conjugation is done by adding conjugation, time and person appendices to the verb and the verb root. The future time attribute "-ga, -ge, -gi" used in the Urdu language is identical to the future time attachment used in the historical and contemporary dialects of Turkish. It is natural that there are some similarities between languages which are spoken by different groups, have different structures and grammatical rules. However, we can say that cultural and linguistic similarities between Turkish and Urdu Language are based on historical reasons.

KAYNAKÇA

- Abdulhak, Maulvi (1981). *Urdu Sarf-o- Nahv*. Nai Dilli: Ancuman-i Tarakki Urdu.
- Ali Han, Zeyb-un Nisa (2004). *Urdu-Farsi Zarb-ul Misal*. Pakistan: Muktedirah Kaumi Zaban.
- Atalay, Besim (1940). "Türkçede Gelecek Zaman Edatı" Ankara: *Türk Dili Belleten* (3-4): 30-39.
- Bilik, Nuriye-Özdemir, Nebahat (2012). *Urdu Cannevalon ke liye Turki Gareymar*. Konya: Aybil Yay.
- Birtek, Ferit (1944). *En Eski Türk Savları: Divan-ı Lügat-it- Türk'ten Derlemeler*. Ankara: Türk Dil Kurumu Yay.
- Eckmann, Janas (1998.) *Çağatayca El Kitabı*. çev. Günay Karaağaç. İstanbul: Üniversitesi Edebiyat Fakültesi Yay.
- Eraslan, Kemal (2013). *Eski Uygur Türkçesi Grameri*. İstanbul: Türk Dil Kurumu Yay.
- Ergin, Muharrem (1985). *Türk Dil Bilgisi*. İstanbul: Boğaziçi Yay.
- Gabain, A-Von (1988). *Eski Türkçenin Grameri*. çev. Mehmet Akalın. Ankara: Atatürk Kültür, Dil ve Tarih Yüksek Kurumu Türk Dil Kurum Yay.
- Gültekin, Mevlüt (2006). "Tarihi ve Çağdaş Türk Lehçelerinde Gelecek Zaman Ekleri Üzerine Bir Deneme" Ankara: TÜBAR-XX-/ GÜZ.
- Haidari, Mohamed Akbar Khan (1932). *The Munshi*. Delhi: Haidaris Oriental Book Depot, Akbar Manzil.
- Hatipoğlu, Vecihe (1987). *Türkçenin Sözdizimi*" Ankara: TDK Yay.
- Korkmaz, Zeynep (1992). *Gramer Terimleri Sözlüğü*. Ankara: Atatürk Kültür, Dil ve Tarih Yüksek Kurumu Türk Dil Kurumu Yay.
- Razzaki, Şahid Huseyn (1965). *Pakistani Musalmanon ke Rasm-o-Rivac*. Lahor: İdarah-i Sikafat-i İslamiyah.
- Türk Atasözleri ve Deyimleri I* (1993). İstanbul: Millî Kütüphane Başkanlığı, Milli Eğitim Basımevi.